36532-قربانی کھانے اور تقسیم کرنے کے بارہ میں

سوال

ہم قربانی کا کیا کریں ؟ کیا ہم اس کے تین حصے کریں یا چار ؟

پسندیدہ جواب

قربانی کرنے والے کے لیے قربانی کا گوشت کھانا اور اسے ھدیہ دینا اور صدقہ کرنا مشروع ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(لھذا تم اس میں سے خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ)

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{تم اس میں سے خود بھی کھاؤ اور مسکین سوال کرنے اور سوال نہ کرنے والے کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو}.

القانع وہ محتاج ہے جو سوال کرے ، اور المعتر وہ ہے جسے بغیر سوال کے عطیہ دیا جائے ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کھاؤ اور کھلاؤ اور زخیرہ بھی کرو) صحیح بخاری ۔

اطعام یعنی کھلانے میں غنی لوگوں کو ھدیہ دینا اور فقراء مساکین پر صدقہ کرنا شامل ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کھاؤ اور زخیرہ کرو اور صدقہ بھی کرو) صحیح مسلم ۔

علماء رحمھم اللہ تعالی نے کھانے اور لوگوں کو ھدیہ دینے اور صدقہ کرنے کی مقدار کے بارہ میں اختلاف کیا ہے کہ اس کی مقدار کتنی ہے ، اس میں وسعت ہے اور مختار تو یہی ہے کہ ایک تہائی کھائے اور ایک تہائی ھدیہ کر دے اور ایک تہائی صدقہ کرے ۔

اور جس کا کھانا جائز ہے اس کا زخیرہ کرنا بھی جائز ہے چاہے وہ بہت دیر تک بھی موجود رہے لیکن شرط یہ ہے کہ جب اس کا کھانا مضر صحت نہ ہو جائے ، لیکن جب بھوک وافلاس عام ہو جائے تو پھر تین یوم سے زیادہ زخیرہ کرنا جائز نہیں ہے ، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی قربانی کی ہے اس کے گھر میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہیں رہنا چاہیے)

اس کے بعد والا سال آیا تو لوگوں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس سال بھی پچھلے سال ہی طرح کریں ؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کھاؤ اور کھلاؤ اور زخیرہ کرو کیونکہ اس سال تو لوگوں کو تنگی تھی لھذا میں نے یہ چاہا کہ تم ان کا اس تنگی میں تعاون کرو) متفق علیہ ۔

نفلی یا واجب قربانی کا گوشت کھانے اور صدقہ کرنے میں کوئی فرق نہیں ، اور نہ ہی اس میں کوئی فرق ہے کہ وہ زندہ کی جانب سے ہو یا فوت شدگان کی جانب سے یا پھر کسی وصیت کی وجہ سے کی گئی ہو ، کیونکہ جسے وصیت کی گئی ہے وہ وصیت کرنے والے کے قائم مقام ہوتا ہے ، اور وصیت کرنے والا اس قربانی کا گوشت کھاتا بھی ہے اور ھدیہ بھی دیتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ لوگوں میں یہ عادت ہے اور عرف میں جاری وساری ہے اور جو عرف میں جاری ہو وہ لفظی منطوق کی طرح ہوتا ہے ۔

لیکن وکیل کو اگر موکل (یعنی جس نے اسے وکیل بنایا ہے) کھانے اور ھدیہ وصدقہ کرنے کی اجازت دیتا ہے یا پھر اس پر کوئی قرینہ یا عرف دلالت کرتا ہو تو وکیل کے لیے ایسا کرنا صحیح ہے وگرنہ وہ اپنے موکل کے سپرد کردے وہ خود ہی تقسیم کرتا رہے گا ۔

قربانی میں سے کوئی بھی چیز بیچنی حرام ہے چاہے وہ گوشت ہو یا کوئی اور چیز حتی کہ کھال اور انتڑیاں بھی نہیں بیچنی حرام ہیں ، اور اسی طرح قصائی کو بھی اس میں سے بطور معاوضہ کچھ نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ بھی فروخت کے معنی میں آتا ہے ۔

لیکن جس شخص کو قربانی میں سے کوئی چیز بطور ھدیہ گوشت وغیرہ دیا گیا ہو تو اس کے لیے اس میں تصرف کرنا جائز ہے چاہے وہ وہ بیچے یا کوئی اور تصرف کرلے لیکن وہ اس شخص کو نہیں بیچ سکتا جس نے اسے ھدیہ دیا ہے یا اس پر صدقہ کیا ہے ۔

واللہ اعلم.